

جو شخص تشہد میں دوزانو ہو کر نہ بیٹھ سکے کیا وہ امامت کروا سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں امام مسجد ہوں، میرا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا اور ایک ٹانگ میں راڈ ڈالا گیا ہے، جس کی وجہ سے وہ مکمل فولڈ نہیں ہوتی اور میں تشہد کی حالت میں دوزانو نہیں بیٹھ پاتا، بلکہ راڈ والی ٹانگ کو سامنے کی طرف نکال کر بیٹھتا ہوں، تو کیا اس حالت میں امامت کروا سکتا ہوں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ اس انداز میں امامت کروا سکتے ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں تشہد کی حالت میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے، بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا جائے، یہی سنت ہے اور بلا عذر اس طریقہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے طریقے کو اختیار کرنا مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل ہے۔ ہاں! عذر ہو، تو کوئی کراہت نہیں، کیونکہ عذر کی حالت میں جب کسی واجب کو چھوڑ دینے کی اجازت ہے، تو سنت کو بدرجہ اولیٰ ترک کرنے کی رخصت مل سکتی ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں یوں راڈ والی ٹانگ کو سامنے کی طرف نکال کر بیٹھنے کی حالت میں نماز پڑھنے سے آپ کی اپنی اور مقتدیوں کی نماز درست ہوگی۔ اور جہاں تک امامت کا تعلق ہے تو فی نفسہ درست ہے لیکن اگر اس حالت میں امامت کی وجہ سے جماعت میں کمی ہو رہی ہو یا امامت کروانا عوام کے تشویش میں پڑنے کا سبب بنتا ہو، تو امامت کے اہل کسی اور شخص کا امامت کروانا، زیادہ بہتر ہے سوائے اس کے کہ لوگوں میں نماز و طہارت کے سب سے زیادہ مسائل جاننے والے آپ ہی ہوں تو پھر لوگوں کا ناپسند کرنا غلط ہوگا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں بچھایا کرتے تھے، چنانچہ حدیث مبارک میں ہے:

”عن عائشة رضی اللہ عنہا، قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتح الصلاة بالتکبیر۔۔۔ وکان إذا جلس یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی“

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز کو شروع فرماتے۔۔۔ اور جب بیٹھتے، تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 208، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت)

مذکورہ طریقے کے مطابق بیٹھنا سنت ہے۔ ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:

”السنة أن یفرش رجله الیسری فی القعدتین جمیعاً ویقعد علیہا وینصب الیمنی نصباً“

ترجمہ: قعدہ میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور اپنے دائیں پاؤں کو سیدھا کھڑا کرے۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، کتاب الصلاة، صفحہ 211، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

البتہ عذر کی حالت میں اس سنت طریقیہ کے علاوہ جس ہیئت میں بیٹھنا آسان محسوس ہو، ویسے بیٹھنے کی اجازت ہے، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے :

”عن عبد الله بن عبد الله رضي الله تعالى عنه، أنه أخبره: أنه كان يرى عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يتربع في الصلاة إذا جلس، ففعلته وأنا يومئذ حديث السنن، فنهاني عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، وقال: إنما سنة الصلاة أن تنصب رجلك اليميني، وتثني اليسرى، فقلت: إنك تفعل ذلك؟ فقال: إن رجلي لا تحملا ني“

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے خبر دی کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کرتے تھے کہ جب وہ نماز میں بیٹھتے، تو چار زاوے بیٹھتے، لہذا میں نے بھی ایسے ہی کیا اور میں ان دنوں کم عمر تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے منع کیا اور ارشاد فرمایا: نماز کی سنتوں میں سے ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ، تو میں نے عرض کی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی ایسے ہی کرتے ہیں، تو ارشاد فرمایا: میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ (صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 165، مطبوعہ دار طوق النجاة، بیروت)

لہذا عذر کی وجہ سے راڈ والی ٹانگ کو سامنے کی طرف نکال کر بیٹھنا جائز ہے، جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وصال: 1252/1836ء) لکھتے ہیں :

”أقول: ينبغي أن يقال إن كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أولى وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات“

ترجمہ: میں کہتا ہوں: یوں کہا جانا بہتر ہے کہ اگر مریض کو تشہد والے انداز میں بیٹھنا کسی دوسری ہیئت میں بیٹھنے سے آسان لگے یا دوسری ہیئت کے برابر آزمائش ہو، تو پھر ہیئت تشہد میں بیٹھنا ہی اولیٰ ہے، ورنہ ساری نماز میں جو آسان ترین ہیئت محسوس ہو، اُسے ہی اختیار کر لے۔ (رد المحتار، جلد 2، کتاب الصلاة، صفحہ 683، مطبوعہ کوئٹہ)

لنگڑے شخص کی امامت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”صورت مستفسرہ میں ایسے شخص کی امامت بلاشبہ جائز ہے، پھر اگر وہی عالم ہے، تو وہی زیادہ مستحق ہے، اس کے ہوتے جاہل کی تقدیم ہرگز نہ چاہئے اور اگر دوسرا عالم بھی موجود ہے، جب بھی اس کی امامت میں حرج نہیں، مگر بہتر وہ دوسرا ہے، یہ سب اس صورت میں کہ دونوں شخص شرائط صحت و جواز امامت کے جامع ہوں، صحیح خواں، صحیح الطہارۃ، سنی صحیح العقیدہ، غیر فاسق معان، ورنہ جامع شرائط ہوگا، وہی امام ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 06، صفحہ 554، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سنت کے ترک کے باوجود امامت درست ہے، جیسا کہ عذر کی وجہ سے فرض قیام اور سجدہ میں واجب انگلیوں کا پیٹ نہ لگنے کے باوجود امامت درست ہوتی ہے، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1422ھ/2001ء) لکھتے ہیں: ”وقت مجبوری جب پورا قیام فرض (کمانی الاحدب) اور استقرار علی الارض (کمانی الاعرج) حاصل نہ ہونے کی صورت میں بھی امامت درست ہے، تو حالت سجدہ میں صرف انگوٹھا یا بعض واجب انگلیوں کا پیٹ زمین پر نہ لگنا صحت امامت کے لئے کب حرج بن سکتا ہے۔ بلاشبہ یہاں بھی امامت صحیح اور درست ہے اقتدا کرنے میں حرج نہیں۔“ (فتاویٰ فیض رسول، جلد 1، صفحہ 281، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

لیکن اگر یہ عوام کی قلت اور تنفیر کا باعث ہو، تو امامت نہ کی جائے۔ امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں :

”فان من مسائل كراهة الامام مفرعة على هذا الاصل وهو ان من كان فيه تنفير الناس وقلة رغبتهم فامامته مكروهة كولد“

بغی و ابرص شاع برصہ وغیرہما۔

کیونکہ کراہتِ امامت کے بعض مسائل اس ضابطہ پر مبنی ہیں، وہ ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ لوگوں کو نفرت اور قلتِ رغبت ہو اس کی امامت مکروہ ہے، مثلاً ولد الزنا اور برص والا ایسا شخص کہ جس کا مرض برص پھیل گیا ہو وغیرہما۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 462، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-9565

تاریخ اجراء: 23 ربیع الثانی 1447ھ / 17 اکتوبر 2025ء



دارالافتا اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net